سرکاری رپورٹ   دسواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 26 جون 1995ء بمطابق 27 محرم الحرام 1416 ہجری (بروز سوموار)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۲
۴۔	بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون ۱۹۹۵ء (منظور کیا گیا)	۲۳
۵۔	منظور شدہ اخراجات کے گوشوارے ایوان کی میز پر رکھے گئے	۲۵

جلد دہم   شمارہ ہشتم

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر پی اینڈ ڈی اسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بار کھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔	میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۔	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۸۔	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۹۔	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۱۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۔	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۔	مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 26 جون 1995ء بمطابق 27 محرم الحرام 1416 ہجری

بروز سوموار بوقت بارہ بجکر پچیس منٹ (دوپہر)

زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر ارجن داس بگٹی صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ
مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ
عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ صدق اللّٰہ العظیم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بولتے میں (وہ لوگ) ان سے بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز کرسکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر 255 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری : سوال تو وزیر زراعت سے ہے جب سے یہ اسمبلی بنی ہے انہوں نے ایک سوال کا جواب نہیں دیا ہے بے شک دوسرا ممبر جواب دے سکتا ہے لیکن جب تک وزیر زراعت کا آنا یقینی نہ بنایا جائے ہم سوال دریافت نہیں کرتے ہیں۔ اور پریس والے واک آوٹ کررہے ہیں ان سے دریافت کریں مسرکہ کریں ان سے بات کریں۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر کراچی میں نوائے وقت پر دہشت گردوں نے الطاف گروپ نے جو وہاں پر حملہ کرکے راکٹ لانچروں سے نوائے وقت کے دفتر پر حملہ کیا ہے احتجاجا" آج وہ یہاں سے واک آوٹ کررہے ہیں تو پریس منوانے کے لئے بات ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر عبدالمالک : (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر صاحب ہم بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

شیخ جعفرخان مندوخیل : (وزیر خزانہ) جناب ہم بھی اس کو انتہائی خراب واقعہ سمجھتے ہیں اس کی مذمت کرتے ہیں عوام کی آواز کو دبانے کے لئے کوشش کی جارہی ہے جو نوائے وقت نیشن ان کے دفاتر پر حملے کئے گئے ہیں یہ کسی بھی طرح کوئی بھی جمہوری ماحول یا معاشرہ برداشت نہیں کرسکتا ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی : (وزیر سماجی بہبود) جناب اسپیکر میں بھی اس کا مذمت کرتا ہوں اس طرح اگر حملے اخباری نمائندوں پر شروع ہو جائیں گے تو وہ حقیقت کہیں بھی بیان نہیں کر سکیں گے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب اسپیکر ہم بھی جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اس کی مذمت کرتے ہیں۔

میر عبدالنبی جمالی : (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب میری اس ہاؤس سے گزارش ہے جیسے کہ کراچی کے مسئلہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے تو جیسے یہاں دوسرے مسئلوں پر بحث کی جارہی ہے تو ایک دن کراچی کے مسئلے پر یہاں بحث ہونی چاہئے اور اس پر بھی خیالات کا اظہار کرنا چاہئے میں سمجھتا ہوں نیشنل اسمبلی میں ہو رہا ہے سندھ اسمبلی میں بھی یہ بات ہو رہی ہے اور یہ سارے ملک کا ایک اہم مسئلہ ہے یہ سارے ملک کو درپیش ہے میری اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ اس پر بھی ایک دن رکھا جائے یا کچھ گھنٹے رکھے جائیں یا تھوڑا وقت رکھا جائے تاکہ ہر ایک اپنے پیارے ملک کے لئے تجاویز دے سکے یا اپنے جذبات کا اظہار کر سکے تو میری یہ گزارش ہے جو آپ اس کے لئے حکم کریں گے وہ سر آنکھوں پر ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی مولانا عبدالواسع صاحب

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر اس واقعہ کی ہم جمعیت العلمائے اسلام کی طرف سے مذمت کرتے ہیں اور میں جناب جمالی صاحب کی بات کی حمایت کرتا ہوں اور اخبارات کے ساتھ جو یہ سلوک ہو رہا ہے اگر یہ جاری رہا تو اخبارات کبھی حقیقت نہیں بتا سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں تو میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور جناب جمالی صاحب کی حمایت کرتا ہوں کہ اس پر بحث ہو جائے۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر صاحب کراچی کا یہ جو واقعہ ہوا ہے وہشت گردی سے صحافت یا عوام کی آواز کو یا صحافت کی جو آواز ہے عوام تک پہنچائی

جاری ہے اور جس کو دہشت گردی سے دبایا جا رہا ہے کراچی میں یا ملک کے دیگر حصوں میں ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : (وزیر) جناب ہمارے اپوزیشن لیڈر کسی تحریک التواء پر یا کسی تحریک پر بول رہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ان کو اس مسئلے کے لئے پہلے تحریک التوا پیش کرنا چاہئے تھا ان کو پہلے نوٹس دینا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے تھے۔

مسٹر عبید اللہ جان بابت : (وزیر لیبر) جناب ہم بھی اپنی پارٹی پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اس کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے مذمت کے اس بیان کے بعد صحافی حضرات کو ایوان میں واپس آنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب کوئی کمیٹی بنائیں تاکہ وہ ان کے پاس جائے پانچ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی فرمائیں تاکہ ان سے بات چیت ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب سوال 255 دریافت فرمائیں عمرانی صاحب تشریف رکھیں ہم نے رولنگ دے دی ہے)

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر میں نے پہلے یہ بات کی تھی جس طرح اب مختلف ممبر صاحبان بولے جارہے ہیں میں نے یہ سوال اٹھایا کہ ہم جب بھی وزیر زراعت سے سوال کرتے ہیں بے شک اور ممبر صاحب جواب دے سکتے ہیں لیکن ان سے یہ ذرا پوچھیں کہ وہ کیوں غیر متناہی حد تک غیر حاضر ہیں اور کوئی سوال کا جواب نہیں دے سکتے ہیں دوسری گزارش جناب اسپیکر پریس ہماری کارروائی جزو لازم ہے جسے میں غیر لازم سمجھتا ہوں جب تک پریس والوں کو نہ منوایا جائے وہ نہ آجائیں کیوں ہم کارروائی جاری رکھیں۔ تو اب وہ واپس آگئے ہیں ہم پریس والوں کو خوش آمدید

کہتے ہیں جو ساتھی ہمارے ترک کر کے چلے گئے تھے انہوں نے ہماری باتوں پر عمل کیا وہ واپس آگئے ہیں انہوں نے واک آؤٹ ختم کردیا ہے ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : صحافی حضرات ایوان میں واپس آچکے ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ جو پہلی بات ہے وزیر زراعت کے بارے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ذرا وضاحت کریں کہ ان کی صحت خراب ہے یا کوئی اور بات ہے یہ ایک سوال کی بات نہیں ہے جب ہم پانچ سال سے یہاں بیٹھے ہیں ایک سوال کا جواب نہیں دیا ہے اور ممبر صاحب تو جواب دے سکتے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے آپ اس پر غور فرمائیں۔

مسٹر کچکول علی بلوچ : (وزیر ماہی گیری) میرے خیال میں جس طرح مولانا صاحب فرما رہے ہیں کہ منسٹر صاحب غیر حاضر ہیں وہ نہیں آرہے ہیں کہ مولانا صاحب پہلے تو یہ سمجھیں کہ کیبنٹ کا مفہوم کیا ہے جتنی ہماری ذمہ داریاں ہیں وہ کیبنٹ پر ہیں اگر منسٹر نہیں ہے ہم یہاں موجود ہیں اور تحریری جواب معزز ممبر کے سامنے ہیں اگر کوئی ایسی بات ہے وہ لائیں ہم اس کو جواب دیں گے اور اگر وہ کہتے ہیں میں اس منسٹر سے صرف جواب چاہتا ہوں ان کو ایسی پابندی نہیں لگانا چاہئے اس اجلاس میں ہمارے سارے منسٹر حاضر ہوئے ہیں اور اپوزیشن غیر حاضر رہے لیکن منسٹروں نے کوئی غیر حاضری نہیں کی ہے وہ جواب پوچھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب میں کیبنٹ کا معنی سمجھتا ہوں کیبنٹ کا معنی ہے تقسیم کار اور ہر ایک وزیر اپنے کام کا خود ذمہ دار ہے اور ہر یا ایک وزیر کو اپنا محکمہ حوالہ کردیا ہے وہ اپنے محکمے کے حوالے سے ہم جواب طلبی کرتے ہیں کم از کم پانچ سال میں وہ ایک دفعہ تو جواب دے دے پانچ سال میں پانچ دفعہ جواب دے دے پچھلے اسمبلی

میں ہمارے ساتھ تھے ایک دفعہ جواب نہیں دیا ہے اس اسمبلی میں پتہ نہیں ہے کہ پانچ سال گزر جائیں گے اس کا پتہ نہیں ہے کہ اوپر والے بات کر رہے ہیں پتہ نہیں کیا ہو آئندہ بھی امید نہیں ہے وزیر صاحب جواب دیں یہ ایک سیریس مسئلہ ہے یہ ایک سوال جواب کا مسئلہ نہیں ہے سوال تو میں پوچھ سکتا ہوں وہ جواب بھی دے سکتے ہیں۔ وزیر صاحب کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آئین اور قوائد کے مطابق صوبائی کابینہ صوبائی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہے لہٰذا نکتہ اعتراض مسترد کیا جاتا ہے لہٰذا آپ اپنا سوال پوچھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب میں اس بارے میں سوال نہیں کر سکتا ہوں اس بارے میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے نظرانداز کر دیا ہے جب ایک وزیر فلور پر جواب نہیں دے سکتے ہیں ہمارا ان پر کوئی الزام نہیں ہے جس طرح کچکول صاحب نے فرمایا ہے ہمارا کسی پر کوئی الزام نہیں ہے نہ ہم اتنے تنگ نظر ہیں کہ وہ کیوں وزیر ہیں اور بھی وزیر بیٹھے ہیں وہ بھی بیٹھے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر جب یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے سوالات پوچھے جاتے ہیں بعض ضمنی سوالات ہوتے ہیں ایک تو تحریر میں جواب دیا جاتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیکریٹری حضرات موجود نہیں ہوتے ہیں جب سوال جواب ہوں آپ کس بات کو یقینی بنائیں تاکہ جو ضمنی سوال کئے جائیں وہ سن سکیں سیکریٹری اکثر غیر حاضر ہوتے ہیں۔

آپ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ سیکریٹری حضرات بھی اسی دن موجود ہوں تاکہ ضمنی سوالات کے سلسلہ میں جو سوالات کئے جائیں وہ سن سکیں یہاں وزراء تو آجاتے ہیں مگر سیکریٹری اکثر غیر حاضر ہوتے ہیں۔

محمد شاہ مردان زئی : (سماجی بہبود) جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر

سیکریٹری سوالات و جوابات کے لئے نہیں ہوتے ہیں۔ اگر منسٹر کو پتہ نہ ہو پھر سیکریٹری اس کی مدد کر سکتا ہے کوئی چٹ بھیج دیتا ہے یہاں پر انشاء اللہ ایسے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں کہ الف سے لے کر ے تک سب کو پتہ ہے تو پھر سیکریٹری کی کیا ضرورت ہے سیکریٹری تو یہاں نہیں بول سکتا ہے منسٹر نے جواب دینا ہوگا۔

نواب ذوالفقار علی مگسی : (قائد ایوان) جناب اسپیکر یہ جو صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے کہ سیکریٹری موجود نہیں ہوتے میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں جس محکمہ کے سوال آتے ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر محکمہ کے سوال بھی نہ ہوں تو ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اجلاس میں موجود رہیں میں افسوس یہ بھی بیورو کریسی کے خلاف ہے کہ بجٹ سیشن کے دوران بھی کافی سیکریٹری حضرات لیڈر آف دی ہاؤس یا لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے تھے یا دوسرے ممبران یہ اس وقت بھی موجود نہیں تھے اس پر آپ اپنی رولنگ دے دیں میں ان کو سختی سے کہوں گا کہ سیشن کے دوران سیکریٹری صاحبان چیف سیکریٹری اور دوسرے سینئر آفیسر سیشن میں موجود رہا کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر : سیکریٹریوں کو یہاں بلانے یا نہ بلانے کی ذمہ داری وزراء صاحبان کی ہے یہ اسپیکر کی ذمہ داری نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب انہیں ہدایت جاری کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر جس طرح انہوں نے بیورو کریٹ کو اور آفیسروں کو پابند کردیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیورو کریٹ سے اعلیٰ ذمہ دار اعلیٰ حکام وزراء صاحبان ہیں ذرا انہیں بھی پابند کریں۔ کم از کم ہم کیوں حقیقت پسندی سے اپنی نظریں اور اپنی فکر کو ادھر ادھر کر رہے ہیں آفیسروں کی کیا ذمہ داری ہے آئے نہ آئے اسمبلی کا ممبر تو وزیر ہے جوابدہ تو وزیر ہے سیکریٹری تو نہیں ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی : (مشیر خاص برائے وزیر اعلیٰ) پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جناب اسپیکر جہاں تک ہمارے وزراء کا تعلق ہے نہ صرف اس بجٹ سیشن میں بلکہ ہمیشہ ہی ان کی حاضری بہ نسبت دوسری اسمبلیوں کے بہت اچھی رہتی ہے انہیں تو اپریشیٹ کرنا چاہئے جناب اس وقت بھی دیکھیں ماشاء اللہ میجارٹی موجود ہے۔ کبھی ایسے حالات ہوجاتے ہیں کہ مجبوری ہوتی ہے کوئی نہیں آسکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ دوسرا ساتھی اس کے لئے تیاری کرکے آتا ہے ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر صاحب اس وقت سپلیمنٹری سوال کے جوابات کے لئے بھی تیار تھے آپ سوال کرکے تو دیکھیں اگر مطمئن نہ کرسکیں تو پھر وزیر کا آمنا سامنا آپ سے ضرور کرادیں گے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر! نہ اطمینان کی بات سے نہ سوال و جواب کی بات ہے ذرا وزیر صاحب کی بات ہے کہ وزیر صاحب کیبنٹ سے ناراض ہے یا ہمارے سوالات انہیں اچھے نہیں لگتے کیا ہے؟ وزیر صاحب نے پانچ سال یا دو سال یا آئندہ تین چار سال میں کبھی بھی کسی سوال کا جواب دینا اپنے لئے گوارہ نہیں کرسکتے۔

(قائد ایوان) : جناب اسپیکر صاحب آپ نے رولنگ دے دی ہے کہ وہ سوال کریں اب آپ اس پر بحث کی بھی اجازت دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب قائد ایوان نے بات کرلی ہے اور یقین دہانی کرادی ہے آپ اپنا سوال پوچھیں میں نے اپنی رولنگ دے دی ہے۔

مولانا عبدالباری : بس حقیقت سے باہر ہے جناب اسپیکر سوال نمبر ہے 255 جو جواب دینے کے ذمہ دار ہیں وہ کہاں ہیں؟

عبدالقہار ودان : (وزیر جنگلات) مولانا صاحب جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس پر کوئی ضمنی سوال ہو تو پوچھیں

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر 255 دریافت

فرمائیں۔

255-X مولانا عبدالباری : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 93-1992ء اور 1994ء کے دوران زرعی ترقی کے لئے ضلع پشین اور ضلع کوژک میں کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں نیز 1994ء کے اے ڈی پی میں تجویز کردہ زرعی ترقیاتی کاموں کی تفصیل بمعہ کل تخمینہ لاگت کی تفصیل بھی دی جائے۔

عبدالقہار خان ودان : (وزیر زراعت)

سال 93-1992ء اور 94-1993ء کے دوران زرعی تحقیق کے شعبہ کی طرف سے زرعی ترقی کے لئے ضلع پشین سمیت صوبائی سطح پر حکومت سوئٹزرلینڈ کے تعاون سے (پاک سوئٹس پٹاٹو پروجیکٹ) کے نام سے منصوبے پر عمل ہورہا ہے۔ جس میں اب تک صوبائی بجٹ سے مختص رقم پانچ لاکھ بیس ہزار ہے۔ محکمہ زراعت کے سرمائی پھلوں کے ترقیاتی منصوبہ کی طرف سے ضلع پشین میں سال 93-1992ء اور 94-1993ء کے دوران ترقیاتی کاموں کا تخمینہ لاگت حسب ذیل ہے۔

سال	سرمائی پھلوں کا تجرباتی منصوبہ	روپے
93-1992ء	659,940	روپے
94-1993ء	976,020	روپے

کل رقم 1635960 روپے

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر جواب میں لکھا ہے پشین کے لئے حکومت سوئٹزرلینڈ کے تعاون سے پاک سوئس پٹاٹو پروجیکٹ کے نام سے منصوبے پر عمل ہورہا ہے جس میں اب تک صوبائی بجٹ سے مختص رقم پانچ لاکھ بیس ہزار سے تو ذرا یہ بتائیں

کہ یہ منصوبہ پشین میں کس جگہ پر ہے یہ ایک سوال ہے ایسا نہیں ہے کہ اسپیکر صاحب کہیں کہ آپ کا ایک ضمنی سوال ہے جگہ بتائیں؟

(وزیر جنگلات) : یہ خالی پشین ڈسٹرکٹ میں ہے اس میں جو جواب میں بتایا گیا ہے کہ پٹاٹو کی اس کی نسل افزائی کے لئے یہ پروجیکٹ بنا ہے یہ حکومت سوئٹزرلینڈ ہمارے صوبے بلوچستان اور وفاقی حکومت کے تعاون سے چل رہا ہے تو یہ سارے ضلع میں ایک ریسرچ ہو رہی ہے یہ ایک مخصوص علاقے میں نہیں ہو رہا ہے سارے ضلع میں اس پر ریسرچ ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر میں نے پہلا سوال یہ پوچھا کہ ڈسٹرکٹ پشین متعلقہ وزیر صاحب کا پرانا ڈسٹرکٹ ہے ضلع پشین میں آسمان بھی آتا ہے زمین بھی آتی ہے زمین کی مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سب آتے ہیں کہاں پر یہ پروجیکٹ سے کون سے علاقے میں سے ذرا علاقے کی تفصیل بتلائیں یہ سوال میں نے پوچھا ہے اور اس سوال کا تسلی بخش جواب مجھے نہیں دیا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب والا جب متعلقہ وزیر نہ ہو تو ایسی حالت ہے جو اپنے گھر سے اور اپنے محکمہ سے نابلد بھی ہو نا آشنا ہو تو پھر ضمنی سوال کا بھی جواب ہے۔

(وزیر جنگلات) : نہیں مولانا صاحب ہر گاؤں میں ہر علاقے میں ریسرچ ہو رہا ہے ایک گاؤں میں نہیں۔

مولانا عبدالباری : کیا ہر گاؤں میں؟

وزیر جنگلات : ہاں ہر گاؤں میں ہو رہا ہے بالکل جہاں پر زراعت ہوتی ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب آپ کمیٹی تشکیل دے دیں اگر ہر گاؤں میں ہو رہا ہے تو ہم یورپ سے بھی آگے ہیں اور پسماندہ نہیں ہیں ہم بہت ترقی یافتہ ہیں پھر جناب

اسپیکر دلچسپی کی بات یہ ہے کہ پانچ لاکھ سے ہر گاؤں میں پورے ضلع میں ریسرچ ہو رہی ہے جناب آپ کی شفقت آپ کی مہربانی جناب پانچ لاکھ سے جو ضلع پشین دو سو تین سو کلیوں پر مشتمل ہے سارے کلی میں ہر ایک کلی میں ریسرچ ہو رہی ہے تو یہ وزیر صاحب کی بڑی کرامت ہے اور ہماری ترقی کا ایک بڑا نمونہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

میر طارق محمود کھیتران : (وزیر بہبود آبادی) جناب اسپیکر صاحب آپ کو پتہ ہے کہ آلو اور شکر قندی اس زمین میں ہوتی ہے جو بہت نرم ہے جو سوائل ٹیسٹ (Soil test) کے مطابق بلوچستان میں گریڈیفکیشن کی گئی ہے وہاں ایک زمین سوائل (Soil) کا نام کوئٹہ رکھا ہے تو یہ کوئٹہ نامی سوائل کی زمین آپ کو پشین میں ملے گی جو بہت نرم ہوگی وہاں یہ عمل در آمد کریں گے۔

مولانا عبدالباری : آپ کا مقصد یہ کہ کوئٹہ نہیں پشین میں ہے میں یہ بھی سمجھتا ہوں جو اوپر دکاندار بیٹھے ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں مگر پشین میں کوئی خاص جگہ بھی تو ہوگی وہ بتائیں۔

وزیر جنگلات : مولانا صاحب یہ ریسرچ ہے اور یہ ہر جگہ ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری : ریسرچ ہے ہر گاؤں میں ہو رہا ہے ہر گلی میں ہو رہا ہے تو میں اس کے لئے مزید سوال نہیں پوچھ سکتا ہوں جب وزیر صاحب کو اس کا پتہ بھی نہیں ہے۔

(وزیر جنگلات) : میں مولانا صاحب کو ڈیٹیل سے سمجھاتا ہوں یہ ریسرچ ہے ریسرچ میں زراعت کے جو شئے ہے سمپل (Sample) جو پھل پٹاٹو کے ہیں وہ لاسکتا ہے وہ ریسرچ میں دیتے ہیں ریسرچ والے ان کو رزلٹ دیتے ہیں اس کو کھاد دیتے ہیں پھر ان کو بتاتے ہیں کہ آپ یہ کھاد ڈال دیں یہ بیج استعمال کریں یہ سارے پشین میں ہے یہ کسی خاص جگہ پر نہیں ہے اور پھر دوسرے بات یہ ہے کہ پھر اس فارم میں سوئٹس کے بھی کچھ پیسے ہیں اس میں خالی صوبائی حکومت کے نہیں ہیں۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ : (وزیر) یہ جو پروجیکٹ ہے یہ برشور میں توبہ کاکڑی سرنان کے مقام پر ہے اور وہاں پر یہ تجربات اور ریسرچ آلو کے اوپر ہو رہی ہے آلو جو ہے وہ مختلف علاقوں میں تقسیم کرتے ہیں وہاں زمینداروں کو دیتے ہیں یہ نہ ہر گاؤں میں پروجیکٹ ہے نہ ریسرچ ہو رہا ہے بلکہ یہ سرنان میں توبہ کاکڑی کے علاقے میں ہو رہی ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ جو آلو دے رہے ہیں اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے آلو دے رہا ہے پٹاٹے دے رہا ہے ہم کچھ نہیں کہتے۔ جس کو دے دے ہم کچھ نہیں چاہتے ہیں۔ یہ مخصوص جگہ بتائے آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ جگہ بتائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزراء صاحبان کو سوالات کے لئے تیاری کرکے آنا چاہئے کیا جب یہ ضمنی سوالات پوچھے جاتے ہیں معزز ممبران اسمبلی تسلی کرانا وزراء کا فرض اولین ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب ڈپٹی اسپیکر آپ کا بہت شکریہ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ جس کے لئے محکمہ زراعت سے پانچ لاکھ بیس ہزار روپے مختص شدہ ہے تو صوبائی بجٹ میں یہ رقم خرچ کردیا ہے یا خرچ کرنے کا ارادہ ہے یا سوچا ہے یا پروگرام ہے یا خواب میں دیکھا ہے کیا یہ ذرا وضاحت فرمائیں اس کی پوری وضاحت ہوجائے سوال کا جواب صحیح ہو۔ واضح ہوجائے۔

(وزیر جنگلات) : مولانا صاحب یہ 92ء سے شروع ہوا ہے یہ جون 95ء تک پروجیکٹ ہے اور اس میں کام تقریباً مکمل ہوچکا ہے ابھی تو یہ پروجیکٹ مکمل ہوچکا ہے اور اس کی پراپر جگہ بھی کاکڑ صاحب نے بتائی ہے اور یہ سوئیس گورنمنٹ سے بھی اس کے لئے پیسے ہیں جو خرچ ہوچکے ہیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر اگر آپ جواب سے مطمئن ہیں تو میں بھی

مطمئن ہوں اگر آپ جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو میں تیسرا ضمنی سوال نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) : مولانا صاحب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ بھی تو اپنے سوال کو درست کرلیں آپ نے لکھا ہے کہ کوژک 'کوژک یہ کون سا ضلع ہے؟

مولانا عبدالباری : ڈاکٹر صاحب آپ بڑے سازشی ہیں آج حمید خان صاحب نہیں ہے ہم آپ کو بھی سمجھتے ہیں۔

وزیر تعلیم : جناب اب مولانا صاحب اپنے سوال کی توضاحت کردیں۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ حکومت نے لکھا ہے ضلع پشین اور ضلع کوژک اس جواب میں حکومت نے لکھا ہے کہ کوژک کا تاریخ ڈاکٹر صاحب آپ کو معلوم نہیں ہے آپ صرف مکران اور تربت کا تاریخ یاد کرتے ہیں آپ ذرا کوژک کی طرف آجائیں دیکھیں

(شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مہمان صحافی حضرات جو باہر سے تشریف لائے ہیں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

271 میر ظہور حسین خان کھوسہ : (نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے پٹ فیڈر ایریا یعنی ضلع نصیر آباد / جعفر آباد میں آئی اینڈ آر کا شعبہ کھولا ہے اس شعبہ

ضلع پشین اور ضلع کوژک میں محکمہ زرعی انجینئرنگ کے بلڈوزروں کے ذریعے مختلف اسکیموں مثلاً" ایم پی اے فنڈ' وزیر اعلیٰ فنڈ اور گورنر اسپیشل فنڈ وغیرہ کے تحت 4968 ایکڑ اراضی قابل کاشت لائی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	ضلع پشین		ضلع کوژک		ٹوٹل	
	گھنٹے	ایکڑ	گھنٹے	ایکڑ	گھنٹے	ایکڑ
1992-93ء	30000	1800	7000	420	37000	2220
1993-94ء	25000	1500	6800	408	31800	1908
1994-95ء	10000	600	4000	240	14000	840
جولائی تا دسمبر 94ء	65000	3900	17800	1068	82800	4968

سے منسلک ہونا تھے لیکن واپڈا چند ناگزیر وجوہات کے بناء پر مانیٹر کینال کی تعمیر مکمل نہ کر سکا۔ نتیجتاً واٹر کورسز کی اصلاح کا منصوبہ بھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

2- کپاس پر تحقیق اور توسیع کا کام :

اس پروگرام کے تحت علاقے میں کپاس کی فصل کی کاشت روشناس کروانا تھا۔ اس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں اور سال گزشتہ یعنی 1994ء میں تقریباً 2500 ایکڑ زمین پر مختلف زمینداروں نے کپاس کاشت کی اور امسال بھی زمیندار صاحبان کپاس کاشت کرنے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔

3- مارکیٹ اسکوائر کا قیام :

اس پروگرام کے تحت علاقے کے زمینداروں کی سہولت کے لئے ڈیرہ مراد جمالی میں مارکیٹ اسکوائر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں 25 دکانیں 3 ویئرہاؤسز ڈاک خانہ' مارکیٹ کمیٹی آفس' بینک اس کے علاوہ اسٹاف کے لئے رہائش کے تحت اب تک ان اضلاع میں عملی طور پر زراعت کو ترقی دینے کے لئے کون کون سے ترقیاتی اقدامات کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جز الف کا جواب اثبات میں ہے تو ہر ایک ترقیاتی پروگرام کا الگ الگ

تخمینہ لاگت کیا ہے اور اب تک کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت :

(الف) یہ درست ہے کہ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ انڈور وائیڈننگ آف پٹ فیڈر کینال (آئی اینڈ آر) پروجیکٹ محکمہ زراعت نے مالی سال 91-1990ء سے شروع کیا یہ پروجیکٹ اپنی چار سالہ مدت تکمیل کے بعد مورخہ 30 جون 1994ء کو ختم ہوگیا۔ اس پروجیکٹ کے تحت تین مختلف شعبہ جات پر کام کیا گیا۔

1- **آن فارم واٹر مینجمنٹ :**

اس شعبہ کے تحت 1235 واٹر کورسز کی اصلاح کرنا مقصود تھی یہ واٹر کورسز نئے مائنو کینال سسٹم Minorcanal کی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔

(ب): مورخہ 30 جون 1994ء تک پروجیکٹ ہذا پر 2,989 ملین روپے کی لاگت آئی

272- **میر ظہور حسین خان کھوسہ :** (نوابزادہ مسلم اکبر بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ زراعت کے شعبہ آئی اینڈ آر (پٹ فیڈر ایریا) یعنی ضلع نصیر آباد جعفر آباد میں سال رواں کے دوران کل کس قدر بھرتیاں کی گئی ہیں اور ہر فیلڈ میں ملازمین کی تعداد کس قدر ہے اور ان ملازمین کے نام / ولدیت' لوکل' تعلیم اور مستقل پتہ سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت :

ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ انڈر وائیڈننگ آف پٹ فیڈر کینال (آر اینڈ آئی) پروجیکٹ

Agricultural Development with Widening of Patfeeder Canal R and I Project.

مورخہ 30/ جون 1994ء کو اختتام پذیر ہوگیا ہے لہٰذا پروجیکٹ ہٰذا کے تحت جاریہ مالی سال میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال نمبر 281 مولانا عبدالواسع صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

281- مولانا عبدالواسع :

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر اسد خان لیکچرار (فزکس) اور محمد اسلم نیازی لیکچرار (میتھمیٹکس) کو 1988ء میں زرعی کالج کوئٹہ میں بحیثیت لیکچرار تعینات کیا گیا تھا حالانکہ یہ ہر دو مضامین مذکورہ کالج میں آغاز ہی سے پڑھائے نہیں جاتے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہٰذا میں فنی اساتذہ کی کمی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ کالج میں ان دونوں اساتذہ کی غیر ضروری تقرری سے خزانے پر اضافی بوجھ نہیں ہے نیز کیا حکومت مذکورہ اساتذہ کو کسی دیگر کالج میں تعینات کرنے اور اس کالج میں فنی اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کی غرض سے اقدامات پر غور کرے گی؟

وزیر جنگلات :

(الف) یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر اسد خان لیکچرار فزکس اور محمد اسلم خان لیکچرار میتھمیٹکس کو 1988ء میں بحیثیت لیکچرار تعینات کیا گیا تھا۔ البتہ یہ درست نہیں کہ یہ دو مضامین مذکورہ کالج میں پڑھائے ہی نہیں جاتے۔ بلکہ ہر دو مضامین کالج کے نصاب میں شامل ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ کالج ہٰذا میں فنی اساتذہ کی کمی ہے۔ اور کچھ پوسٹیں خالی

ہیں۔

(ج) جزو (الف) کا جواب نفی میں ہی اور ہر دو مضامین کالج کے نصاب میں شامل ہیں۔ البتہ جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ خالی پوسٹوں کو پر کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : کوئی ضمنی سوال

مولانا عبدالواسع : جناب میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ فزکس کا مضمون پڑھایا جاتا ہے کہا گیا ہے کہ پڑھایا جاتا ہے اس کے لئے کوئی ثبوت ہے جب ہم کہتے ہیں کہ نہیں پڑھایا جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ پڑھایا جاتا ہے تو اس کے لئے ثبوت کے لئے کچھ پیش کرنا تھا جناب اسپیکر اس سبجکٹ کے لئے کوئی وہ ثبوت پیش کرسکتے ہیں۔

جناب کچکول علی : (وزیر ماہی گیری) جناب اسپیکر یہ تو خود مولوی صاحب ہیں ہر وقت ثبوت مدعی کو پیش کرنا چاہئے آپ نے جب سوال پیش کیا ہے ہم نے جواب دیا ہے تو آپ خود ہی کوئی ثبوت لائیں کہ یہاں یہ چیز نہیں ہے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر میرے خیال میں وہ وکیل صاحب تو ہیں میرے خیال میں ثبوت پیش کرنا منکر کے ذمے ہے ہم نے دعوی کیا ہے وہ کہتے ہیں پڑھایا جاتا ہے وہ دعوی کرتے ہیں منکر کے لئے شہادت کے لئے قسم دینا ہوتا ہے یا شہادت پیش کرے یا قسم کھائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : ایک دفعہ ایک ممبر بات کرے

مولانا عبدالواسع : جناب وہ کہتے ہیں کہ مدعی میں تو مدعی ہوں لیکن وہ اس کو ثابت کرنے کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ انکار ہے وہ یہ گواہ پیش کردے کہ پڑھایا جاتا ہے یا یہ کہ وہ قسم کھا کر کہہ دے کہ پڑھایا جاتا ہے منکر کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے منکر کے لئے یہ دو راستے ہیں۔

وزیر ماہی گیری : جناب اسپیکر یہ آپ کو پتہ ہے کہ بار ثبوت کس پر ہوگی اس

کے لوگوں نے ہم پر چارج لگایا یہ چیزیں نہیں ہیں ہم لوگوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں جو یہ شہادت آرڈر ہے 91 کی اور جو ہم لوگوں کے شرعی پر تسمل ہیں اس میں بالکل ہے جب مدعی گواہ پیش نہیں کرسکتا ہے اس کو قسم دینا چاہیے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر جب مولانا صاحب کے پاس دلائل بھی ہیں ایڈووکیٹ بھی ہے تو پھر ان کے کیسز کی کیا حالت ہوگی بے چارے مدعی کی کیا حالت ہوگی۔

مولانا عبدالباری : جناب وکیل صاحب نے میرا نام لیا تھا میں کچھ ب دوں۔

وزیر ماہی گیری : جناب یہ بات ہو رہی ہے کہ یہ بار ثبوت مدعی پر ہوگا یا مدعا علیہ پر۔

مولانا عبدالباری : جناب میں ذرا وکیل صاحب کو جواب دوں۔
جناب اسپیکر اگر اجازت آپ کی ہو دنیا کی عدالت میں یہ قانون ہے ان کے پاس بھی پڑا ہوا ہے جب وکیل بنے ہیں یہ سارے بھول گئے ہیں قانون یہ صاف ہے کہ (عربی)

ہمیشہ گواہ پیش کرسکتے ہیں مدعی۔ مدعا علیہ پر گواہ پیش کرنا دنیا کے کسی قانون میں نہیں ہے یہ صاف بات ہے تو میں کہتا ہوں کہ مدعی کون ہے مدعا علیہ کون ہے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر میں یہ گواہ پیش کرتا ہوں یہ کاغذات میرے گواہ ہیں یہ میری دلیل ہے۔

سعید احمد ہاشمی : (مشیر خاص) جناب مولانا صاحب یہ اب دوسری آیت پیش کریں کہ مدعی کون ہے۔

مولانا عبدالواسع : جناب میں یہ کاغذات پیش کرتا ہوں کہ تین سال کا جو

رزلٹ ہے جو فسٹ ایر (First Year) کا ہے سیکنڈ اور تھرڈ کا ہے جو تین سال کا ہے اس میں نہ فزکس کا ہے نہ میتھ کا نتیجہ ہے کوئی نتیجہ نہیں اگر اس کالج میں یہ پڑھایا جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی امتحان ہوتا ہے یا کوئی اس کے لئے پیپر ہوتا ہے اس کے لئے کوئی نتیجہ کے لئے نمبر ہوتا ہے تو اس کے لئے میں یہ ثبوت پیش کرتا ہوں ثبوت کے طور پر یہ کاغذات ہیں۔

کچکول علی بلوچ : (وزیر ماہی گیری) جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں آپ کچھ ایمانداری سے سنیں جس وقت سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے یہ لوگ سائنس فزکس کے خلاف ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں؟ انہوں نے گیلکو کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا یا نہیں؟ معلوم نہیں آپ کو فزکس اور سائنس سے کیوں واسطہ پڑا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ ایسی باتوں کو جو اسلامی افکار اور نظریات کو دھچکا دے رہے ہیں کچکول صاحب کی یہ پرانی عادت اور ایک مزاج ہے اسلام کے خلاف کبھی آپ یہ پروپیگنڈہ نہیں کرسکتے ہیں کہ اسلام سائنس کے خلاف ہے بلکہ اسلام نے سائنس کی آغاز کردیا ہے سائنس کا ابتداء اسلام سے ہوئی ہے میں آپ کو قرآن مجید پڑھا سکتا ہوں آپ آجائیں ہماری مسجد میں میں آپ کو ادھر بھی قرآن کے اندر سائنس پڑھا سکتا ہوں۔ آپ اسلام کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ ______

نواب عبدالرحیم شاہوانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب جناب جس وزیر سے سوال کیا جائے جس محکمے کے وزیر سے وہی جواب دے اگر کابینہ کی نسبت یا وزیر اعلیٰ کے بارے میں سوال کیا جائے تو سب وزیر صاحبان جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : خان صاحب آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟ مولانا صاحب آپ ضمنی سوال دریافت فرمائیں۔ خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جب میں نے بول

دیا ہے آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب ضمنی سوال پوچھیں؟

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر آپ خود دیکھیں اگر یہ جواب صحیح ہے میں کہتا ہوں کہ وہاں نہیں پڑھایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ پڑھایا جاتا ہے تو کیا پڑھانے کے لئے کوئی ثبوت ہے کہ پڑھایا جاتا ہے میں نہ پڑھانے کے لئے یہ ثبوت پیش کرتا ہوں یہ یونیورسٹی جو بلوچستان کا ہے اس میں اسمبلی کا پراپرٹی بنادیتا ہوں اور جناب اسپیکر یہ ثبوت ــــــ

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب ایک بار ایک ـــ

مولانا عبدالواسع : یہ کون سا ٹائم ٹیبل ہے اور امتحانی پرچوں میں اس کے کیا نمبر ہوتے ہیں یعنی کوئی ٹائم ٹیبل تو اس کا ہوتا ہے؟ یعنی فرسٹ ٹائم میں پڑھایا جاتا ہے یا سیکنڈ ٹائم میں پڑھایا جاتا ہے اس کے پرچوں میں یا رزلٹ میں کوئی نمبر ہوتا ہے یہ فزکس اور میتھ کا جب ــــــ

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے آپ وہ دریافت فرمائیں

مولانا عبدالواسع : صحیح جواب تو دیدیں

وزیر جنگلات : میں سوال کا جواب دیدوں گا مولانا صاحب 1988ء میں پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئے پبلک سروس کمیشن میں یہ دو آدمی وہاں پر پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور دو سبجیکٹوں میں وہاں پہ لگ گئے اور یہ ہے تو مولانا صاحب سائنس ــــ آپ خود کہتے ہیں کہ سائنس یعنی علم دریا ہے۔ تو سائنس ایسی چیز ہے کہ اس میں ڈیٹیل میں آپ کو جانا پڑتا ہے یعنی فزکس میں تین چار سبجیکٹ ہوتے ہیں ہر سبجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ وہاں پر لیکچرار ہوتے ہیں تو اس میں اگر وہاں پر ضرورت نہ ہوتی تو 1988ء میں پبلک سروس کمیشن نے کس طرح ان کو سلیکٹ کردیا اور یہ ایسا نہیں ہے کہ یہ لوگ چور دروازے سے آئے ہیں یا آج آئے ہیں یہ 1988ء میں آئے

ہیں تو یہ فزکس اور اس میں دونوں _____

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر پبلک سروس کمیشن نے ان کی تعیناتی کی ہے تو کیا اس پر کوئی سوال یا اعتراض نہیں ہو سکتا ہے؟ دوسرا یہ کہ فزکس کس چیز کا نام ہے وہ کہتے ہیں کہ علم دریا ہے ٹھیک دریا ہے فزکس اور میتھ کس چیز کس سبجیکٹ کا نام ہے وہ وہاں پڑھایا جاتا ہے یا نہیں پڑھایا جاتا ہے؟ صرف یہ جواب دیدیں بس۔ اگر پڑھایا جاتا ہے تو تین سال سے اس کا کیوں رزلٹ میں نمبر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب عبدالقہا صاحب کو بولنے دیں۔

وزیر جنگلات : ایک آدمی فزکس میں ایک آدمی بیالوجی میں کسی نا کسی سبجیکٹ میں---- اس سبجیکٹ کے اندر کئی سبجیکٹ اور ہوتے ہیں تو اس سبجیکٹ کا انہوں نے ایگزام دیتے ہیں اور وہ وہاں پر لیکچرار تعینات ہوئے فزکس کے اندر جو ہے نا دو تین چار مضامین ہیں تو اس مضامین میں-----

مولانا عبدالواسع : فزکس کے اندر جو مضامین ہیں ان میں کون کون سے ہیں ان کے نام بتائیں۔ یعنی فزکس تو ایک مجموعے کا نام ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ خان صاحب آپ تشریف رکھیں کافی بحث ہو چکی ہے رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے جواب اگر صحیح ہے تو ٹھیک ہے اگر سوال صحیح نہیں ہے تو ہمارا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں میں رولنگ دیتا ہوں خان صاحب آپ تشریف رکھیں قائد ایوان کچھ بولنا چاہیں گے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی : (قائد ایوان) جناب اسپیکر میں ضمنی سوال کی وضاحت کردوں جو جواب دیا گیا ہے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کہ ان کو 1988ء میں پبلک سروس کمیشن کا امتحان انہوں نے دیا اور ان کو وہاں تعینات کیا گیا اس چیز کو سات سال گزر گئے ہیں جب سے یہ لگے ہیں اب سات سال والی بات کو مولانا صاحب آج دہرا رہے ہیں کہ کیسے لگے کیوں لگے ڈیپارٹمنٹ میں سبجیکٹس تھے کہ نہیں تھے اگر یہ اس چیز پر مطمئن نہیں ہو رہے تو ہم پبلک سروس کمیشن سے جواب لے لیں گے اور میں اس کا جواب میں آپ کو دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب قائد ایوان کی یقین دہانی کے بعد-----

مولانا عبدالواسع : تحقیق کرنے کے لئے_____

شیخ جعفر خان مندوخیل : مولانا امیر زمان محکمہ کے وہ دو سال منسٹر رہے ہیں انہوں نے کیوں اس بات کا نوٹس نہیں لیا اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی ناکارہ منسٹر تھے۔

مولانا عبدالواسع : مولانا امیر زمان ہو یا_____

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان کے بعد اس پر مزید بحث نہیں ہوگی۔ رخصت کی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

مسٹر اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی :

نوابزادہ گزین مری وزیر داخلہ نے ناسازی طبیعت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار سترام سنگھ صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج

کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر خزانہ مسودہ قانون نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 1995ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 1995ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے وزیر متعلقہ وضاحت فرمائیں۔

وزیر خزانہ : جناب اسپیکر یہ فنانس بل جو ہے بجٹ کا ایک حصہ ہوتا ہے اس میں زیادہ تر جو بجٹ میں ٹیکسیشن لگائے جاتے ہیں یا ٹیکسوں میں ردوبدل کیا جاتا ہے وہ فنانس بل میں کور (Cover) ہوتے ہیں اور یہ بجٹ کے دوسرے ڈاکومنٹس میں نہیں ہوتے ہیں۔ آمدن میں اضافے کے لئے ہم کو مختلف ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔ یا پرانے ٹیکسوں میں ردوبدل کرنا پڑتا ہے جس کو ہم فنانس بل میں شامل کرتے ہیں۔ اس سال جو ہم نے ٹیکسوں میں جو ردوبدل کیا ہے جس سے ہم کو تقریباً" کوئی چار کروڑ روپے کی اضافی آمدنی ہوگی اس صوبے کو اور جس کے بدلے وفاقی حکومت بھی کہتی ہے بلکہ ان کی کمٹمنٹ ہے کہ جو بھی صوبہ جتنا بھی اضافی ٹیکس لگائے گا اتنا ہی فیڈرل گورنمنٹ گرانٹ کی صورت میں دیں گے۔ تو اس سال ہم نے بھی یہ چار کروڑ روپے کی نئی ٹیکسیشن کی ہے اس کی تفصیل موجود ہے۔ چونگی کے ٹھیکیدار کے جو ڈاکومنٹس ہیں۔

ہر سو روپے پر ہماری گورنمنٹ نے ایک روپے کی شرح سے اضافہ کی جائے گی۔ یہ ایک نیا ٹیکس ہے اسی طرح مختلف ٹیکس جائیداد مبادلہ دستاویز مختار نامہ پرومیسری نوٹ (Promisory Note) ان کے اوپر چار روپے سے لے کر تین سو روپے تک ٹیکسوں میں ردو بدل کیا ہے جو فنانس بل آپ کی ٹیبل پر ہے۔ اس میں یہ موجود ہے اس لئے میں نے اس کو زیر غور لایا تھا اگر کوئی معزز رکن اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں یا ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب مسودہ قانون نمبر4 کو کلاز وائز زیر غور لایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : کلاز نمبر2- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر2 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : کلاز نمبر3- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر3 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : کلاز نمبر4- سوال یہ ہے کلاز نمبر4 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تمہید- سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مختصر عنوان تاریخ نفاذ- یعنی کلاز نمبر1- سوال یہ ہے کہ

کلاز نمبر1 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 1995ء کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 1995ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی اور مسودہ قانون منظور ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال 95-1994ء اور 96-1995ء پیش کریں۔

وزیر خزانہ : میں منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے سے بابت سال 95-1994ء اور 96-1995ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 29 جون بوقت دوپہر بارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس ایک بج کر دس منٹ پر مورخہ 29 جون 1995ء دوپہر بارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)